کسٹمر کو پروڈکٹ کا ریٹ زیادہ بتانے کی شرعی حیثیت

ریفرینس نمبر:IEC-0152 تاریخ:01-02-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میرا تعلق انڈیا سے ہے اور ہماری مارکیٹ میں ایسا ہوتا ہے کہ چین سے مال آتا ہے اور چین میں کسی چیز کی قیمت مثلاً 10 روپے ہے ، لیکن اپنی جان پہچان سے ہمیں وہ چیز 9.5 روپے میں ملی، تو کیا کسٹمر کو ترغیب دلانے کے لئے ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ چین میں اس کا ریٹ 10 روپے ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں اگر آپ نے صرف اتنا ہی کہا کہ چین میں اس کا بھاؤ 10 روپے ہے تو ایسا کہنا، جائز ہے کہ اس میں کوئی جھوٹ نہیں البتہ بیع مرابحہ میں جس قیمت پر چیز خریدی، اس کو چھپانے کی اجازت نہیں ہوتی لہذا وہاں اصل قیمت ہی بتانا ہوگی۔

نوٹ: عموماً تاجر حضرات کسٹمر کو راغب کرنے کے لئے یوں کہتے ہیں کہ ''یہ چیز مجھے اتنے میں پڑی ہے'' یا ''میری قیمت خرید اتنی ہے'' اور پھر قیمت خرید بتانے میں جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں تو ایسا کرنا، جائز نہیں اور اس سے کاروبار کی برکت بھی اٹھ جاتی ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

''وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ''

ترجمہ کنزالایمان: اور بچو جھوٹی بات سے۔

(پارہ:17،سورہ الحج، آیت:30)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید و فروخت کرنے والوں سے متعلق ارشاد فرمایا: ”فان صدقا وبینا بورک لھما فی بیعھما، وان کتما وکذبا محقت برکۃ بیعھما“یعنی: اگر دونوں سچ بولیں اور عیب کو بیان کردیں، تو دونوں کے لیے خرید و فروخت میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر عیب کو چھپائیں اور جھوٹ بولیں، تو ان کی خرید و فروخت سے برکت مٹا دی جاتی ہے۔

(صحیح البخاری، ص275، مطبوعہ ریاض)

فتاوی رضویہ میں ایک سوال کے جواب میں امام اہلسنت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”(دکاندار نے کہا یہ چیز تین یا چار پیسے کی میری خرید ہے اور خریدی پونے چار کو تھی یا کہا خرچ وغیرہ ملا کر مجھے سوا چار میں پڑی ہے اور پڑی تھی پونے چار کو یا خرید وغیرہ ٹھیک بتائے مگر مال بدل دیا، یہ دھوکا ہے، یہ صورتیں حرام ہیں۔

(فتاوی رضویہ، ج17، ص139، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صاحب بہار شریعت مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ علیہ بیع مرابحہ کے متعلق فرماتے ہیں: ”بیع مطلق اور اس (بیع مرابحہ) میں صرف اتنا ہی فرق ہے کہ یہاں اپنی خرید کے دام بتا کر اُتنا ہی لینا چاہتا ہے یا اُس پر نفع کی ایک معین مقدار زیادہ کرتا ہے۔۔۔ چونکہ مشتری نے یہاں بائع پر اعتماد کیا ہے لہٰذا یہاں بائع کو پورے طور پر سچائی اور امانت سے کام لینا ضروری ہے۔ خیانت بلکہ اس کے شبہہ سے بھی احتراز لازم ہے، خیانت یا شبہہ خیانت کا بھی عقد پر اثر پڑے گا۔“

(بہار شریعت، ج2، ص738، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

20رجب المرجب 1445ھ/01فروری 2024ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دارالافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com